واقعہ غدیر

اور

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ

نهضة ترجمة
Translation Movement

تحریر

بعثت فاؤنڈیشن

بسم الله الرحمن الرحیم

مشخصات

کتاب کا نام	واقعہ غدیر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ
تحریر	بعثت فاؤنڈیشن
نظر ثانی	سید حسین اختر رضوی اعظمی
کمپوزنگ	الغدیر فاونڈیشن ہندوستان
ناشر	ادارہ تحریک ترجمہ
تعداد	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

خیابان سمیہ بین شہید مفتح و شہید موسوی پلاک ۱۷۳

تہران، ایران فون: ۸۸۸۳۱۴۱۰

www.trans-move.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ گذشتہ صدیوں میں بہت سے ایسے اہم واقعات کی شاہد رہی ہے کہ جن کا سرنوشت بشریت میں اہم کردار رہا ہے۔ بعثت انبیاء الٰہی بھی انہیں واقعات میں سے ایک ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو عبث نہ ہوگا کہ اس کا شمار تاریخ کے عظیم ترین واقعات میں ہوتا ہے جو اصل خلقت و راہنمائی حیات دنیوی واخروی کے مقصد کو آشکار کرتا ہے۔ انبیاء کے سید و سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام ادیان الٰہی کا منتہی مقدس ترین دین اسلام ہے جس نے دنیا کے گذشتہ و آئندہ کے تمام حقائق کو بیان کرکے خود کو بہترین "دین آسمانی" کے عنوان سے پہچنوایا ہے۔

۵.........واقعہ غدیر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ

(ان الدین عند اللّٰہ الاسلام)[1]

اسی اثناء شاہراہ ہدایت میں ایک دوسرا واقعہ رونما ہوتا ہے جو بے شک جوہر اسلام کا خالص اور اصل مبداء ہے، غدیر کا عظیم واقعہ اور یہ خالص اور اصیل جوہر ولایت و رہبری سنت الہی، تمام انبیاء ماسبق اور بشریت کی سیرت کے عین مطابق وجود میں آیا ہے۔

حجۃ الوداع کا موقع ہے، پیغمبر اسلام کا آخری سفر حج ہے،

رسول اسلام مکہ سے مدینہ کی طرف پلٹ رہے ہیں کہ خداوند عالم کی طرف سے فرشتہ وحی آپ کے مہربان قلب

---

[1] آل عمران/۱۹

مطہر پر نازل ہوتا ہے۔ اور آواز دیتا ہے:
اے خدا کے رسول، جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا جا چکا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا رسالت کو انجام نہیں دیا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم میں ٹھہر جاتے ہیں، حاجیوں کو آگے بڑھنے سے روکتے ہیں، جو آگے چلے گئے ہیں انہیں واپس بلاتے ہیں، اور وہ لوگ جو ابھی اس منزل تک نہیں پہنچے ہیں ان کا انتظار کرتے ہیں۔

اور جب سب جمع ہو جاتے ہیں تو آپ ایک فصیح و بلیغ خطبہ دیتے ہیں اور حضرت علی علیہ السلام کو رہبر و امام مسلمین کے عنوان سے پہچنواتے ہیں، کچھ اس

طرح کہ دین کمال پا جاتا ہے، خدا کی نعمتیں تمام ہو جاتی ہیں، رسالت کا یہ وہ اہم کام تھا کہ جس کے بعد خداوند عالم اسلام سے راضی ہو گیا۔

پھر تمام لوگوں سے ولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی رسمی بیعت لیتے ہیں ، کتنا اچھا ہوتا اگر دنیا کے مسلمان تاریخ کے ہر دور میں اس پیغام اور اس واقعہ کو کمال دوستی اور تعصب سے پاک دلوں کے ساتھ بیان کرتے، یاد رکھتے اور اس کی پیروی اور اس پر عمل کرتے ۔ ہاں اگر انھوں نے ایسا کیا ہوتا تو ہر گز یہ خونین جنگیں وجود میں نہ آتیں۔

لیکن اس محکم و استوار انتخاب اور اس منطق قوی کے مقابلے میں کہ جس کا

کارگزار خدا اور مبلغ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کچھ لوگ ایک زبردست سیاست کے تحت عوام کی رائے کی طرف بھاگے اور اس واقعہ کو کہ جو ایک طرف سے تو تمام امت مسلمہ کا مورد اتفاق اور دوسری طرف سے مبدا روحی سے مرتبط تھا نظرانداز کردیا اور اسلام کے ساتھ وہ سلوک کیا کہ جس کے تباہ کن اثرات آج بھی حقیقی مسلمانوں کے سینوں میں کچوکے لے رہے ہیں۔

واقعہ غدیر کہ جس کو چودہ سو سال سے بھی زیادہ گذر چکے ہیں افکار بشریت کو اپنی طرف متوجہ کئے ہوئے ہے اور اسلام کے مختلف فرقوں کے سیکڑوں شاعر، ادیب، محققین، مورخین، فلاسفہ،

عارف، فقہا اور دانشمند، شیعوں میں جیسے شیخ مفید، محقق طوسی، علامہ مجلسی، علامہ امینی اور اہلسنت میں جیسے محمد ابن جریر طبری، خطیب بغدادی، حافظ ابن عقدہ کو اپنا عاشق اور فریفتہ بنا لیا ہے اور انہیں ہزاروں ادبی اور علمی تخلیقات پر مجبور کر دیا ہے، اور آج یہ واقعہ اس طرح روز روشن کی طرح نمایاں ہے کہ بس اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ

کتاب فضل کو تیری سمندر بھی ہے ناکافی کہ جس
سے کر کے تر انگلی ورق میں اس کے گن ڈالوں

اسی لئے اس عظیم واقعہ کی زیادہ سے زیادہ معرفت کے لئے ادارہ تحریک ترجمہ نے خداوند عالم کی عنایات اور ولی امر مسلمین حضرت آیت اللہ العظمی سید علی

خامنہ ای حفظہ اللہ کی پیروی کے تحت واقعہ غدیر کے خلاصہ کو کہ جس کو تاریخ اسلام کے صحیح ترین مدارک سے اقتباس کیا گیا ہے نشر کرنے کا ارادہ کیا، لہٰذا وہ حضرات جو اس سلسلے میں مزید مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں وہ ان کتابوں کی طرف رجوع کریں جن کا نام اس کتابچہ کے آخر میں درج ہے۔

اس خطبہ کی نشر و اشاعت میں کہ جس کو مختلف زبانوں میں شائع کیا گیا ہے اور اس میں محکم اسناد اور وہ چیزیں جو تمام اسلامی فرقوں میں متفق علیہ ہیں ان سے استفادہ کیا گیا ہے، اور اسی طرح پر شکوہ محافل کے انعقاد میں محبان اہلبیت علیہم السلام و خاندان عصمت و طہارت کے

گرویدہ افراد اور وہ حضرات جنہوں نے ہمارے ساتھ ان امور میں مدد کی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ ان کی بیش بہا خدمات خداوند عالم کی بارگاہ میں مورد قبول قرار پائے گی۔

ادارہ تحریک ترجمہ

شعبہ اردو

تہران

Translation Movement

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناسک حج بجالانے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے خانہ خدا کو الوداع کہا اور مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

جمعرات ۱۸/ ذی الحجہ کو قافلہ جحفہ پہنچا، جحفہ وہ مقام ہے جہاں سے مدینہ، مصر اور عراق والوں کے راستے الگ ہو جاتے ہیں۔

غدیر خم پر پہنچتے ہی جبرئیل امین وحی لے کر آئے تھے:

(یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ

۱۳........ واقعہ غدیر اور رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ

یعصمک من الناس)[1]

اے رسول تمہارے پروردگار کی جانب سے تم پر جو حکم نازل ہوا ہے اسے پہنچادو اور اگر تم نے یہ نہ کیا تو گویا رسالت کے فرائض ہی پورے نہیں کئے اور خدا تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

کچھ لوگ قافلے سے آگے نکل گئے تھے، کچھ پیچھے رہ گئے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیز گام افراد کو واپس بلایا سست قدم لوگوں کو جلدی پہنچنے کا پیغام پہنچایا۔

ظہر کا وقت بھی آگیا تھا بڑی سخت گرمی تھی، زمین آگ اگل رہی تھی، اذان

---

[1] مائدہ/٦٧

و نماز کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قافلہ کے بیچ میں اونٹوں کے کجاوے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

الحمد للّٰہ و نستعینہ و نومن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا۔ الذی لا ھادی لمن اضل ولا مضل لمن ھدی واشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔

اما بعد۔

ایھا الناس قد نبانی اللطیف الخبیر انہ لم

يعمر نبي الا مثل
نصف عمر الذي
قبله واني اوشك
ان ادعى فاجيب
واني مسئوول
وانتم مسئوولون
فماذا انتم
قائلون؟
قالوا: نشهد
انک قد بلغت و
نصحت وجهدت
فجزاک اللّٰہ خيرا۔
شقال: الستم
تشهدون ان لااله
الا اللّٰہ وان محمداً
عبده ورسوله وان
جنتۃ حق وناره
حق وان الموت
حق وان الساعۃ
آتيۃ لاريب فيها

وان اللّٰہ یبعث من فی القبور؟

قالوا: بلی نشهد بذالک

قال: اللهم اشهد ثم قال: ایها الناس الا تسمعون؟

قالوا: نعم

قال: فانی فرطکم علی الحوض وانتم واردون علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فی الثقلین۔

فناد مناد: وما الثقلان یا رسول اللّٰہ؟

قال: الثقل الاکبر کتاب اللّٰہ

طرف بـ يـدالله عزو جل
و طرف بـا يـديـكم مـا
ان تـمـسكتم بـہ لـن
تـضـلـوا وعـترتـى
اهـل بـيتـى وان
الـلطيـف الـخبيـر
نـبانـى انـهـمـا لـن
يـفتـرقـا حـتـى يـردا
عـلـى الـحـوض فـلا
تـقـدموا هـمـا
فـتـهلكـوا ولا
تـقـصـروا عـنهـمـا
فـتـهلكـوا تـم
اخذبـيد عـلى عـليہ
الـسـلام فـرفـعهـا
حتـى روى بـيـاض
ابـطيهـمـا وعـرفـہ
الـقـوم اجـمـعـون۔
ثـم نـادى بـا
عـلـى صـوتـہ: الـسـت

اولی بکم منکم بانفسکم؟

قالوا: اللھم بلی

فقال: فمن کنت مولاہ فھذا علی مولاہ، یقولھا ثلاث مرات، اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ و ابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وادرالحق معہ حیث دار الافلیبلغ الشاھد الغائب۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے مخصوص ہیں، اسی کی مدد چاہیئے ہم اسی پر ایمان

رکھتے ہیں، بھروسہ اسی کی ذات پر ہے نیز اپنے نفس کی برائیوں اور کردار کی خرابیوں میں اسی سے پناہ مانگتے ہیں، جو خدا سے دور ہو جائے اسے کہیں امان نہیں ہے، اس کی توفیق جس کے شامل حال ہے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

امابعد:

لوگو، خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اب میں تھوڑے ہی عرصہ کے بعد داعی اجل کو لبیک کہنے والا ہوں، وہاں پیام الٰہی کے سلسلے میں مجھ سے اور تم سے بھی پوچھا جائے گا لہٰذا تم بتاو کہ تم کیا کہو گے؟

پورے مجمع نے بیک زبان کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے رسالت کی ذمہ داریوں کو بہت ہی عمدہ طریقے سے نبھایا اور ہماری بھلائی کے نصیحت کی اور ہماری ہدایت کی راہ میں زحمت اٹھائی اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے خدا کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت و عبدیت کا اقرار نہیں کیا ہے؟ کیا تم حقیقت کے قائل نہیں ہو کہ جنت و جہنم حق ہیں، موت اور قیامت کی آمد جس میں نہ کوئی شک ہے نہ شبہہ اور حشر و نشر حق ہیں۔

لوگوں نے کہا بے شک ہم ان تمام حقائق کو تسلیم کرتے ہیں۔

پھر فرمایا: کیا میری آواز تم سب تک پہنچ رہی ہے؟

لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس کے بعد سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچ رہا ہوں۔ تم بعد میں آؤ گے، اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دو گراں بہا چیزوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو؟

اسی موقع پر مجمع میں سے کسی شخص نے بلند آواز سے پوچھا:

اے اللہ کے رسول، ان دو گراں بہا چیزوں سے آپ کی کیا مراد ہے؟

حضرت نے ارشاد فرمایا:

اول کتاب الٰہی قرآن ہے، جو خدا اور تمہارے درمیان رابطہ ہے، اسے تھامے رہو تاکہ گمراہ نہ ہونے پاؤ اور دوسرے میری عترت ہے اور خدا نے مجھے بتایا ہے کہ یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر پہنچنے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے تم ان سے آگے نکلنے یا ان سے پیچھے رہنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

یہ کہہ کر رسول خداﷺ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر جتنا اونچا کر سکتے تھے کیا اور اس کے بعد اس عظیم الشان اجتماع سے یوں مخاطب ہوئے:

کیا میں مومنین پر خود ان کے نفسوں سے زیادہ اختیار نہیں رکھتا ہوں؟

پورے مجمع نے بیک زبان کہا جی ہاں۔

اس کے بعد رسول خداﷺ نے فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کے یہ علی مولا ہیں اس جملے کو تین مرتبہ دہرایا۔

امام احمد ابن حنبل کہتے ہیں کہ آنحضرت نے چار بار تکرار فرمائی۔

اس کے بعد فرمایا: خداوند علی کے دوستوں کو دوست اور ان کے دشمنوں کو دشمن رکھ، اس شخص کو محبوب رکھ جو علی کو محبوب رکھے اور اس شخص پر غضب نازل کر جو علی سے کینہ رکھے اور ان کے مددگاروں کی مدد فرما اور جو علی علیہ السلام کو ذلیل کرے تو اس کو ذلیل کر۔

اے خدا، علی کو محور حق قرار دے۔

اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لوگو جو اس وقت حاضر ہیں وہ اس بات کو غائب افراد تک پہنچادیں۔

اسی اثناء میں امین وحی یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

(الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) [1]

"آج میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور

---

[1] مائدہ/۳

اسلام کے آئین کو تمہارے لئے پسند کرلیا۔"

اس موقع پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا تیری کبریائی کا اعلان کرتا ہوں کہ تونے اپنے دین کو کامل کردیا اور اپنی نعمت کو ہم پر تمام کردیا اور میری رسالت سے اپنی خوشنودی اور میرے بعد علی کی ولایت کا اعلان کیا۔

اس کے بعد لوگوں کے درمیان ایک عجیب شور و ولولہ تھا اور سب نے علی علیہ السلام کو مبارکباد پیش کی ، سب سے پہلے ابوبکر اس کے بعد عمر نے کہا: مبارک ہو آپ کو اے فرزند ابوطالب آپ ہمارے اور تمام مومنین و مومنات کے مولا ہوگئے۔

ابن عباس نے کہا: خدا کی قسم ولایت علی علیہ السلام لوگوں پر واجب ہو گئی، حسان ابن ثابت نے عرض کی اے رسول خدا میں علی کے بارے میں چند شعر پیش کرنا چاہتا ہوں، رسول خدا نے فرمایا: کہو خدا تمہیں خیر و برکت دے، اجازت پاتے ہی حسان نے سخن سرائی شروع کر دی۔

مطلع تھا:

یناديهم يوم الغدير نبيهم
بخم و اسمع بالنبی منادیا

منابع و مآخذ

تذکرۃ الخواص، ص۲۸ ،ص ۳۳،

اعلام الوریٰ، ص۱۳۲، ص ۱۳۳

۲۷ .... واقعہ غدیر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ

السیرۃ الحلبیہ جلد/۳ ص ۲۷۴